اورینٹل کالج میگزین، جلد۹۹، شمارہ۳، مسلسل شمارہ:۳۷۳، سال ۲۰۲۴ء

کشف المحجوب: منبع کشف و کرامت اور تزکیۂ نفس

امبر یاسمین، پی ایچ ڈی
اسسٹنٹ پروفیسر فارسی
نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد

KASHF AL-MAHJUB
THE SOURCE OF INSPIRATION AND SELF-PURIFICATION

Amber Yasmin, PhD
Assistant Professor of Persian
National University of Modern Languages Islamabad

Abstract

Kashf (discovery), inspiration or knowledge of the unseen comes from God when He wills and can occur to anyone, it is neither personal nor permanent. Still, this inspiration comes from God's chosen servants, prophets, saints, companions, and Sufis. The events in the lives of the Saints of Allah are referred to as revelations and miracles. Hadrat Data Ganj Bakhsh Ali Hajveri was a Jalil-ul-Qadr Sufi sage of his time, a scholar of Quran and Hadith, asceticism, and piety. He was pious and unparalleled in discovery and inspiration. His book "Kashf al-Mahjub" is the first religious book written in Persian prose in the subcontinent. The source of discovery is the Qur'an and the Sunnah. The current era is a period of chaos and confusion, in which every person faces various problems such as socio-political, cultural, ethnic, geographical, religious, and psychological issues. Every individual strives for mental and emotional comfort to deal with this distraction. In this study, the subject has discussed that studying the teachings and thoughts of Allah's saints is not only a cause of self-purification but can also help to reduce chaos in society.

Keywords: Kashf al-Mahjub, Hadrat Data Ganj Bakhsh, Sufism, Self-purification, Source of Inspiration.

عصری دنیا کے مسائل میں سماجی سیاسی، ثقافتی، نسلی، جغرافیائی اور مذہبی تنازعات شامل ہیں۔ آج کے معاشرے میں پھیلے انتشار کی وجہ سے انسانیت تھک چکی ہے۔لوگ ایک پرامن اور غیر متشدد معاشرے کی راہیں تلاش کر رہے ہیں۔امن و مفاہمت اور انسانیت، اسلام کی اہم اور بنیادی تعلیمات میں سے ایک ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات امن و محبت پر مبنی تھیں اور دوسرے انبیاء نے بھی معاشرے میں محبت کو فروغ دیا، بعد میں صوفیاءاور عرفاء نے یہ ذمہ داری قبول کی، یہ صوفیاء انسانیت کے روحانی معلم ہیں، جو ذہنی و قلبی سکون کے لیے مفید بنیادیں فراہم کرتے ہیں۔ عصر حاضر کی بے چینی، اضطراب اور نفسا نفسی نے ہر انسان کو بیزار کر رکھا ہے، ہر شخص ذہنی سکون اور آسودہ زندگی کا متلاشی ہے۔اس افراتفری اور خلفشار کو ختم کرنے کے لیے محققین اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ صوفیاء کے افکار کا مطالعہ ذہنی اور قلبی آسودگی کا باعث بنتا ہے۔ برصغیر کے ممتاز اور معتبر صوفیاء میں سے ایک ابوالحسن علی بن عثمان جلابی ہجویری (رح) اور ان کی معروف کتاب "کشف المحجوب" ہے جو راہنمائی اور تزکیۂ نفس کا بہترین ذریعہ ہے۔اس مضمون میں اس نکتہ پر بحث کی جائے گی کہ آج کی ہنگامہ خیز دنیا میں ہمیں صوفیاء اور ان کی تعلیمات کی ضرورت کیوں ہے ؟اور کیا ان صوفیاء کی تعلیمات اور ان کے پیغام کو فروغ دے کر معاشرے کو مسائل سے پاک کیا جاسکتا ہے اور ان کی تعلیمات انفرادی اور اجتماعی طور پر لوگوں کے ذہنوں کو بدل کر انہیں تزکیۂ نفس اور محبتوں کی طرف لے جاسکتی ہیں؟

تزکیہ نفس کیوں ضروری ہے؟

عصر حاضر کے ہنگامہ خیز اور نفسا نفسی کے دور میں کوئی بھی شخص زندگی کی مشکلات اور پریشانیوں سے مبرا نہیں۔ زندگی کی پریشانیوں اور چیلنجز سے گھبرا کر ہر شخص ذہنی اور قلبی سکون کی تلاش میں ہے اور اپنے اطراف میں امن، جان و مال اور عزت و ناموس کی حفاظت کا خواہاں ہے،ایسے ماحول میں صوفیاء کی تعلیمات قلبی اور ذہنی سکون کا بہترین ذریعہ ہیں۔ یہ وہ صوفی ہیں جن کے علم و فضائل اور تعلیمات سے عوام الناس مستفید ہوتے ہیں۔ تاریخ گواہ ہے کہ ہر دور میں صوفیائے کرام اور ان کی تعلیمات سے لوگ نا صرف مستفید ہوتے آئے ہیں بلکہ ان کی خانقاہیں اور درگاہیں فیوض و برکات کا سرچشمہ رہی ہیں۔ ایران پر منگولوں کے ظالمانہ حملوں (۱۲۱۹-۱۲۵۶ء) کے بعد ایرانی قوم فکری، دینی اور سماجی طور پر تنزل اور انحطاط کا شکار ہو گئی۔ بڑے شہروں کی تباہی اور خاندانی لوگوں اور گروہوں کی قتل و غارت گری،

ایرانیوں کے حوصلے پست کرنے میں بہت موثر رہی۔ حسن نراقی اپنی کتاب "چکیدہ تاریخ ایران" میں لکھتے ہیں: "کافر اور شیطان صفت منگولوں نے شہر کے گھروں میں گھس کر تمام لوگوں کو روند ڈالا، شہر کی عمارتوں کو یوں تباہ کر دیا گویا وہ تاریخ کے صفحے سے مٹ گئیں اور انہیں اُلو اور کووں کے گھونسلوں میں تبدیل کر دیا۔"(۱) منگولوں کے تسلط کے نتیجے میں، منگول عادات اور رسومات جیسے بد روحوں پر یقین، جادو اور ارواح بد کا خوف، فطری معاملات میں توہُّم پرستی ایرانی قوم میں داخل ہوئیں۔ ایران میں ان تبدیلیوں کی وجہ سے لوگ دنیا کے استحکام کے بارے میں مایوسی کا شکار ہو گئے اور کہا کہ یہ دنیا لغو ہے اور اس کے لیے محنت کیوں کی جائے۔ اس نظریے نے ایرانی قوم کے حوصلے کو شدید نقصان پہنچایا اور لوگ ذہنی و قلبی آسودگی اور تزکیۂ نفس کے لیے اردبیل کی خانقاہ اور صوفیاء سے رجوع کرنے لگے۔

مسائل عصر حاضر:

عصر حاضر اپنی تمام تر رعنائیوں اور پیشرفت کے باوجود نفسا نفسی، تناؤ اور مسائل کا دور ہے جہاں لوگ سیاسی، سماجی، معاشی پریشانیوں کے ساتھ ساتھ نفسیاتی مسائل کا شکار ہیں۔ ذیل میں کچھ ایسے مسائل کا ذکر ہے جو ذہنی اور نفسیاتی تناؤ کے اسباب و محرکات بنتے ہیں:

- دہشت گردی اور بدامنی
- معاشی مسائل
- بے روزگاری
- غربت میں اضافہ
- نفسیاتی مسائل (ڈپریشن، اضطراب، غصہ، اداسی، خود اعتمادی کی کمی)
- عزیزوں کی موت
- تنہائی
- توقعات کا پورا نہ ہونا

کشف اور کرامت کیا ہے؟

کشف و کرامت کے اصل مفہوم کو سمجھنے کے لیے تصوف کی تعریف سمجھنا ضروری ہے، لفظ "تصوف" "صوفی" سے ماخوذ ہے، جس کا مطلب ہے اون، کھردرا لباس، چادر اوڑھنا یا "پشمینہ پہننا"،

شہوت پرستی سے دور رہنا اور یہ سخت زندگی کی علامت ہے۔ فرہنگ آصفیہ کے مطابق تصوف کے معنی "خواہشات نفسانی سے پاک ہونا، وہ علم جس کے وسیلے سے صفائی قلب حاصل ہو تزکیۂ نفس کا طریقہ، اشیائے عالم کو مظاہر صفات حق جاننا، قطع عن الغیر یعنی سوائے واجب الوجود کے سب اشیاء کو موہوم اور لاموجود سمجھ کر مشغولی کے لائق نہ ماننا یا جاننا اور مذہب صوفیہ کے ہیں"(۲)۔ کشف المحجوب کے تیسرے باب میں اہل تصوف کی تعریف میں قرآن پاک کی سورہ فرقان کی آیہ ۶۳ درج کی گئی ہے: ﴿وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا﴾"(۳)(یعنی خاص بندگان الٰہی وہ ہیں جو زمین پر جھک کر چلتے ہیں اور جب ان سے جہالت والے لوگ (جہالت کی) بات (چیت) کرتے ہیں تو وہ رفع شر کی بات کرتے ہیں)۔

" اصطلاح "عارف" تیسری صدی ہجری میں عام تھی.... "عارف" ہمیشہ دریافت، وجدان اور روشنی کے ذریعے سچائیوں تک پہنچنے کی کوشش کرتا ہے، اور ظاہری اور باطنی علوم حاصل کرتا ہے، اسی لیے کہتے ہیں کہ عالم، حکیم اور فلسفی، عقل اور منطق سے بات کرتے ہیں اور استدلال کی روشنی سے سمجھتے، دیکھتے اور پرکھتے ہیں، اس لیے عارف کا درجہ صوفی سے زیادہ ہے اور عارف صوفی ہوتا ہے، لیکن ہر صوفی عارف نہیں ہوتا۔"(۴) تصوف کی سب سے دلچسپ بحثوں میں سے ایک کشف اور کرامت ہے، لیکن یہ کشف و کرامت کیا ہے؟ فرہنگ معین کے مطابق دریافت کا مطلب "آشکار ساختن و پیدا کردن، پردہ برداشتن، در حل مشکلات معارف نقلی و کشف معضلات مطالب عقلی .... ظهور عوالم معنوی و حقایق جهان باطن بر سالک."(۵)(ظاہر کرنا، تلاش کرنا، پردہ ہٹانا، فکری علم کے مسائل کو حل کرنا اور عقلی مسائل کو دریافت کرنا... روحانی جہانوں اور باطنی حقایق کا سالک پر ظہور ہونا) اسی طرح فرہنگ انوری میں لفظ کرامت کی تعریف کچھ یوں بیان کی گئی ہے: "بزرگواری و عظمت معنوی است، و در اصطلاح علم کلام، کارهای خارق العاده ای که به دست اولیاء انجام می گیرد."(۶)

(یہ بڑائی اور روحانی عظمت ہے، اور علم کلام کی اصطلاح میں وہ غیر معمولی کام ہیں جو اولیاء کے ہاتھوں سے انجام پاتے ہیں۔)

غیر انبیاء کے انہی اعمال کا ذکر کرامت کے نام سے کیا جاتا ہے۔ ذوالنون مصری کی سب سے بڑی کرامات اور مقامات میں سے ذکر کیا جاتا ہے کہ آپ ہر پچیس دن میں ایک بار کھانا تناول فرماتے اور جب

رمضان آتا تو عید تک کچھ نہیں کھاتے اور ہر رات چار سو رکعت پڑھتے۔ یہ انسان کی استطاعت اور زندگی کی عادات سے باہر بڑا مشکل کام ہے، لیکن ہجویری کشف المحجوب میں اس بارے میں لکھتے ہیں:

"...ہاں، یہ انسان کی برداشت سے باہر ہے اور ایسا نہیں ہو سکتا سوائے خدا کی رضا کے اور یہ اس بات کی تصدیق ہے کہ یہ عبادت اس کی خوراک بن جاتی ہے، ایک تو دنیا کی خوراک تھی اور دوسری مالک کی رضامندی تھی۔" (۷)

معجزہ اور کرامت میں فرق

"لفظ معجزہ کے لغوی معنی ہیں کسی کو عاجز کر دینا، کام کرنے کی قدرت و طاقت سلب کر دینا۔ یہ لفظ عجز کی ضد ہے، یعنی رسول یا نبی کا وہ کام یا فعل جو اللہ تعالی اپنی قدرت و طاقت سے اپنے رسول کی تائید کے لیے ظاہر کرتا ہے اور اس وقت اس جیسا کام کرنے سے دوسرے لوگ قاصر اور عاجز رہ جاتے ہیں... معجزہ انبیائے کرام کی صداقت کی اہم نشانی یا علامت ہوتا ہے؛ معجزہ ان کی حقانیت کی منہ بولتی دلیل کا کام بھی دیتا ہے۔ انبیاء سے معجزے کا رونما ہونا عالم الغیب سے ان کے خاص تعلق اور وابستگی کا ایک یقینی ثبوت ہے۔"(۸) تو واضح ہوا کہ معجزات کا رونما ہونا انبیائے کرام سے منسوب ہے۔ جن انبیائے کرام سے معجزات منسوب ہیں ان کی فہرست بہت طویل ہے لیکن صرف چند کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے جیسے حضرت ابراہیم کے لیے آتش نمرود کا گلزار بن جانا، حضرت عیسیٰ کے معجزات مثلاً ان کی پیدائش کا بغیر باپ کے ہو جانا، گہوارے میں قوت گویائی کا عطا ہونا، صور پھونکنا وغیرہ، اصحاب کہف کا معجزہ، حضرت صالحؑ کی قوم میں سے پتھر سے زندہ سلامت اونٹنی نکلنے کا معجزہ، حضرت داؤد کے لیے پہاڑوں اور پرندوں کا تابع ہو جانا، اصحاب فیل کی تباہی کا معجزہ، حضرت یونس علیہ السلام کا مچھلی کے پیٹ میں زندہ رہنا، حضرت سلیمان کے لیے ہوا، جنات اور جانوروں کا مسخر کر دینا، پانچ نافرمان قوموں کی تباہی کے معجزے، حضرت یوسف کا کنعان کے کنویں سے زندہ سلامت باہر آجانا اور اسی طرح حضور پاک ﷺ کی حیات طیبہ بہت سے معجزات سے منسوب ہے۔

کرامت اولیاء اللہ سے منسوب ہوتی ہے۔ فرہنگ آصفیہ میں لفظ کرامت کے لیے "بزرگی، بڑائی، سخاوت، کرشمہ، تعجب انگیز بات اور شعبدہ کے معنی استعمال کیے گئے ہیں"۔(۹) "اصطلاحاً کرامت بہ مفہوم بالا خارق العادہ" عادت یا معمول کو توڑنے والوں "کے معنی میں آتا ہے۔ کرامت اور معجزہ میں فرق یہ ہے کہ کرامت کسی نبی سے اپنی نبوت کے ثبوت میں اللہ کی طرف سے صادر نہیں ہوتی اور اس کے ساتھ

نبوت کا دعوی نہیں ہوتا اور نہ مخالفوں کو مقابلے کی دعوت دی جاتی ہے۔"(۱۰)اہل حق کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ولی سے کرامت کا ظاہر ہونا واقعی اور حقیقی چیز ہے لیکن انبیاء کو ولیوں پر فضیلت حاصل ہے اور ان کا درجہ ولیوں سے برتر و اعلیٰ ہے۔

حضرت داتا گنج بخشؒ علی ہجویری

ہجویری، علی بن عثمان، پانچویں صدی ہجری اور گیارہویں صدی عیسوی کے ایک برگزیدہ عالم، صوفی اور کتاب کشف المحجوب کے مصنف ہیں۔ وہ غزنین میں ایک ایسے گھرانے میں پیدا ہوئے جو زہد و تقویٰ کے لیے جانا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ " غزنین میں دو محلے ایک جلاب اور دوسرا ہجویر ہے۔ آپ کا خاندان کچھ عرصے تک دونوں میں قیام پذیر رہا شاید اسی وجہ سے انہیں کبھی ہجویری اور کبھی جلابی کہا جاتا ہے"(۱۱)۔ آپ کی ولادت ۴۰۰ھ / ۱۰۰۹ء میں ہوئی۔" آپ کے مرشد حضرت ابوالفضل محمد بن حسن ختلی ہیں۔ آپ کے مرشد کا سلسلہ جنیدیہ ہے۔ حضرت داتا گنج بخشؒ حنفی المذہب تھے۔ سیدنا حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سے خاص عقیدت رکھتے تھے"(۱۲) آپ نے جن دیگر مشائخ سے فیض حاصل کیا ان کے نام یہ ہیں: شیخ ابوالقاسم گرگانی، شیخ ابو سعید ابی الخیر، شیخ ابوالقاسم قشیری، شیخ ابوالعباس اشقانی... صداقت کی تلاش میں اسلامی ممالک شام، بغداد، عراق، پارس، آذربائیجان، طبرستان، کرمان، اور ترکستان وغیرہ کا سفر کیا۔ خراسان میں آپ نے تین سو مشائخ کرام سے ملاقات کی۔ حضرت داتا گنج بخش مختلف ممالک اسلامیہ کی سیاحت کرتے ہوئے لاہور تشریف لائے۔"(۱۳)

امبر یاسمین، جا

"ہجویری ایک ممتاز صوفی اور سچے مومن تھے، حالانکہ محمود غزنوی کے زمانے میں، بہت سے ادیبوں اور شاعروں کو ان کے کاموں کے لیے سراہا گیا، جن کا تعلق مدح سرائی سے تھا، اور انہیں بڑی شان کے ساتھ دربار میں مدعو کیا گیا۔ لیکن ہجویری نے خانقاہ اور مسجد کی حرمت کو محمود کے دربار پر ترجیح دی اور سیاحت اختیار کرتے ہوئے اپنے آپ کو دین کی ترویج اور لوگوں کی رہنمائی کے لیے وقف کر دیا...یعنی جو کام سلطان محمود غزنوی اپنی نیرومند فوج کے متواتر حملوں اور خونریز جنگوں سے حاصل نہیں کر سکا۔ وہ انہوں نے عشق و محبت کے ہتھیار سے اکیلے ہی برصغیر پاک و ہند کے لوگوں کے ایک بڑے گروہ کو کر دکھایا اور لوگوں کو راہ راست پر لائے اور اسلام کی سچائیوں کو عام کیا۔ اور حقیقی اسلام کے پھیلتے ہی ان کے جسموں میں ایک نئی روح پھونک دی گئی۔"(۱۴)حضرت علی ہجویری کی عظیم شخصیت نے انہیں خدا کی

عظمت سے آشنا کر کے برصغیر کے معاشرے کے واقعات اور معاشرتی رویوں کو بدل دیا۔

مراد اہل طریقت لباس ظاہر نیست   کمر بہ خدمت سلطان ببند و صوفی باش
وز آنچہ فیض خداوند بر تو می پاشد   تو نیز در قدم بندگان او می پاش(۱۵)

ترجمہ: اہل طریقت کا مقصد صرف لباس کا دکھاوا نہیں بلکہ سلطان (خدا) کی خدمت کرنا اور صوفی (اس کی اطاعت کرنا) بنناہے۔ اور جو اللہ کا فضل تم پر جاری ہے، تو بھی اس کے بندوں کے قدموں پر چھڑک دے۔

کشف المحجوب

حضرت سید علی ہجویری کی مشہور تصنیف کشف المحجوب کو تصوف کی بنیادی کتابوں میں شمار کیا جاتا ہے اور عام لوگوں میں بہت مقبول ہے، جسے تصوف کے نظریاتی اور سائنسی اصولوں میں تخلیق کیا گیا ہے۔ "ایک طرح سے اسے فارسی زبان میں لکھا گیا صوفیاء اور تصوف کے رہنماؤں کا پہلا تذکرہ قرار دیا جا سکتا ہے۔ اس کتاب کو اسلامی تصوف کے سب سے قیمتی آثار میں شمار کیا جاتا ہے اور یہ ایک ایسی تصنیف ہے جس کے بارے میں ہر ایک نے بات کی ہے اور محققین نے اس پر تحقیق کی ہے اور اس سے استفادہ کیا ہے"(۱۶) "کشف المحجوب کاملین کے لیے رہنما ہے تو عوام کے لیے پیر کامل کی حیثیت رکھتی ہے چنانچہ عوام میں سے اس کا مطالعہ کرنے والوں کو دولت عرفان و ایقان حاصل ہوتی ہے اور شک و شبہات کی وادی میں بھٹکنے والے یقین کی دنیا میں آباد ہو جاتے ہیں۔"(۱۷) کشف المحجوب کے بارے میں ڈاکٹر محمد حسین تسبیحی اپنی کتاب "تحلیل کشف المحجوب و تحقیق در آثار و احوال حضرت داتا گنج بخش" میں لکھتے ہیں: "مقام کشف المحجوب در میان کتاب ہای تصوف بر دو گونہ است: یکی کتاب ہای تصوف پیش از کشف المحجوب و دیگر کتاب ہای تصوف بعد از آن. بہ طور کلی کشف المحجوب کتابی است کہ در میان کتب تصوف و تاریخ تصوف اسلامی جای و مقامی ارزندہ و والا دارد، و آن در حقیقت واسطۃ العقدی است کہ ارتباط میان کتاب ہای عربی، فارسی را بسیار مستحکم کردہ است. کشف المحجوب گلدستہ مصنفات فارسی در علم تصوف شمردہ می شود، و بیش از آن کتابی در این موضوع با زبان فارسی بہ این حالت و کیفیت نوشتہ نشدہ است۔"(۱۸)

ترجمہ: تصوف کی کتابوں میں کشف المحجوب کا مقام دو طرح سے ہے: ایک کشف المحجوب سے پہلے کی تصوف کی کتابیں اور دوسری اس کے بعد تصوف کی کتابیں ہیں، عمومی طور پر کشف المحجوب ایک ایسی کتاب

ہے جس کا مقام بہت گراں قدر اور بلند ہے۔ اور یہ در حقیقت عربی اور فارسی کتابوں کے درمیان وہ تعلق ہے جس نے اس رشتہ کو بہت مضبوط کر دیا ہے۔ کشف المحجوب کی دریافت کو علم تصوف میں فارسی تصانیف کا تاج سمجھا جاتا ہے اور اس موضوع پر فارسی زبان میں اس کیفیت اور معیار کے ساتھ کوئی دوسری کتاب نہیں لکھی گئی۔

دنیا کی زندہ زبانوں میں اس کے بے شمار تراجم ہو چکے ہیں۔ پروفیسر نکلسن (متوفی ۱۹۴۵ء) نے کشف المحجوب کا انگریزی میں ترجمہ کیا، جو پہلی بار ۱۹۱۱ میں گیپ میموریل، لندن نے شائع کیا، اور ۱۹۳۶ء میں اس کا ایک ترمیم شدہ ایڈیشن شائع ہوا۔ اس کے اردو میں تراجم بھی ہو چکے ہیں، جن میں سے ایک ترجمہ علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری نے ۱۹۷۷ میں کیا تھا جو بہت مستند ہے۔ حکیم محمد موسیٰ امرتسری کشف المحجوب کا تعارف کرواتے ہوئے لکھتے ہیں: کشف المحجوب کا کام داتا گنج بخشؒ کی بانہوں میں بیٹھا ہوا خزانہ ہے۔ یہ شریعت، طریقت اور تعلیمات میں علم کا بہت بڑا خزانہ ہے اور اولیاء اللہ اور ان کی مقدس تعلیمات کا بہترین خزانہ ہے اور یہ تصوف میں فارسی زبان میں لکھی گئی پہلی کتاب ہے۔ تمام زمانوں میں اس کی سفارش کی گئی ہے۔ اولیاء اور صوفیاء نے اسے تصوف کی بہترین کتاب قرار دیا ہے۔ کشف المحجوب نہ صرف صوفیوں اور عرفان کا بیان ہے بلکہ اس کے علاوہ یہ صوفیوں کے مختلف فرقوں اور قبیلوں کی بھی وضاحت کرتی ہے۔ نیز تصوف اور اس کے آداب ورسوم بھی بتاتی ہے۔ درحقیقت یہ کتاب اسلام کی پہلی چار صدیوں کے تصوف کا انسائیکلوپیڈیا ہے۔

وہ اس کتاب کے نام کے بارے میں یوں لکھتے ہیں: "میں نے اس کتاب کا نام کشف المحجوب رکھا ہے، اس کا مقصد یہ ہے کہ کتاب کا عنوان ہی اس میں مذکور موضوعات کو بیان کرتا ہے، دیکھنے والے جب یہ نام سنتے ہیں تو انہیں معلوم ہوتا ہے کہ اس میں کیا ہے؟ حضرت داتا مزید فرماتے ہیں: جب آئینہ کو زنگ لگ جاتا ہے تو اسے چمکانے سے ہموار کر دیا جاتا ہے، کیونکہ اصل پتھر کے اندر اندھیرا اور اصل آئینے کے اندر روشنی مستحکم اصول تھی، اس لیے میں نے یہ کتاب زنگ اتارنے کے لیے لکھی۔ اس کتاب کی برکت سے یہ دل صاف ہو جائیں تاکہ پردہ اٹھ جائے اور وہ حقیقی معنوں میں اپنا راستہ تلاش کر سکیں۔" (۱۹)

کتاب کے عنوانات میں اثبات العلم، فقر، تصوف، درویشی، فقر وصفوت، ملامت، محاسبہ، رضا،

مقام و حال سکر و صحو، حقیقت ایثار، حقیقت نفس و معنی ھوی، اثبات الولایہ، فنا و بقا، غیبت و حضور، جمع و تعرقہ، روح، توبہ، محبت، جود و سخاوت، مشاہدات، صحبت، سفر و حضر، کلام و سکوت، تزویج و تجرید، حال ووقت، مقام و تمکین، محاضرہ و مکاشفہ، قبض و بسط، انس و اہمیت، قہر ولطیف، نفی اثبات، علم الیقین و عین الیقین و حق الیقین، علم معرفت، شریعت و حقیقت، سماع، وجد ووجود تواجد، رقص خرق شامل ہیں"۔(۲۰)

کشف المحجوب دو ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ کتاب کے ابواب کی تعداد ۴۰ اور فصول کی تعداد بھی ۴۰ ہے۔ اور اس کے علاوہ کشف کی تعداد گیارہ ہے، اس کتاب میں ۲۸۴ سے زائد قرآنی آیات اور ۱۷۲ احادیث سے استدلال کیا گیا ہے، اور تقریباً ۶۷ عربی اشعار کو بطور دلیل ذکر کیا گیا ہے۔ یہ کتاب فارسی ادبی شاہکار ہے۔ اس میں حضرت داتا گنج بخشؒ کی دینی خدمات اور "کشف المحجوب" کے مطالعہ کو یکجا کیا گیا ہے۔ کشف المحجوب کے تین حصے ہیں: پہلا حصہ، کتاب کی تصنیف کی علت پر مصنف کا مقدمہ۔ دوسرے حصے میں تصوف کے بارے میں عمومی معلومات اور ہجویری کے زمانے تک کے مشہور صوفیاء کے تراجم شامل ہیں۔ تیسرا حصہ جو دراصل کتاب کا بنیادی حصہ ہے اور کشف المحجوب کا نام بظاہر اس حصہ کی مناسبت سے رکھا گیا، اس میں درج ذیل گیارہ "کشف "ہیں:

۱. کشف حجاب اول معرفت حق

۲. کشف حجاب دوم توحید

۳. کشف حجاب سوم ایمان

۴. کشف حجاب چہارم طہارت

۵. کشف حجاب پنجم نماز

۶. کشف حجاب ششم زکوٰۃ

۷. کشف حجاب ہفتم روزہ

۸. کشف حجاب ہشتم حج

۹. کشف حجاب نہم صحبت اور اس کے آداب واحکام

۱۰. کشف حجاب دہم اصطلاحات صوفیہ

۱۱. کشف حجاب یازدہم سماع

کتاب میں کشف اول سے کشف ہشتم تک تمام بنیادی ارکان اسلام کا ذکر قرآن و سنت اور روایات کی روشنی میں انتہائی خوبصورتی سے آتا ہے۔ **کشف حجاب اول معرفت حق** کے فصل میں آتا ہے: "ہستی حق کی معرفت اپنی ہستی میں حیرت کا تقاضا کرتی ہے اس لیے جب بندہ نے حق تعالیٰ کو پہچانا اور اپنے وجود کو اس کے قہر و تصوف کی قید میں پایا تو سمجھا کہ اس کا وجود بھی اس سے ہے اور عدم بھی اسی سے تو جان لے کہ میں کیا ہوں اور خود کون ہوں۔ اس حقیقت سے آشنائی کے بارے میں حضور ﷺ نے فرمایا: "من عرفہ نفسہ فقد عرف ربہ" (جو اپنے رب کو پہچان لیتا ہے وہ اپنے رب کو جان لیتا ہے)... حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا (حقیقت معرفت یہ ہے کہ معرفت حق سے بندہ خود کو عاجز سمجھے اور ہمیشہ اس راہ میں سوا عجز کے کوئی اور پتہ نہ دے"۔(۲۱) **کشف حجاب دوم توحید** میں لفظ توحید کے معانی بیان کرنے کے ساتھ ساتھ توحید کی اقسام اور آیات قرآنی کے ساتھ اُن کی امثال بھی دی گئی ہیں نیز کچھ روایات کا بیان بھی ہے۔ **کشف حجاب سوم ایمان** میں ایمان باللہ یعنی اللہ تعالیٰ کے واحد و یکتا ہونے، اس کے خالق و مالک ہونے، اس کے پروردگار اور حاجت روا ہونے، اس کے تنہا معبود بر حق ہونے کا زبان سے اقرار اور دل کی اتھاہ گہرائیوں سے اس کی تصدیق نیز اس کے مطابق اپنے عمل و کردار کو بنایا جائے اور حقیقت ایمان کا ذکر ہے کہ ایمان قلب و باطن کی یقینی حالت کا نام ہے جس میں قلب و باطن دنیا کی محبت سے خالی اور اللہ کی محبت سے معمور ہو۔ اور اس ضمن میں مختلف روایات کا ذکر ہے جیسے: "حضرت محمد بن خفیف رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا "ایمان یہ ہے کہ جو کچھ اس پر غیب سے مکاشفہ ہو اس پر یقین رکھے اس لیے کہ ایمان غیب پر ہے کہ خداوند تعالیٰ سر کی آنکھوں سے نظر نہیں آتا اور جب تک معنی میں قوت نہ ہو بندہ کا یقین ظاہر نہیں ہوتا اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔"(۲۲) **کشف حجاب چہارم** میں طہارت کے مسائل بیان کیے گئے ہیں۔ جن میں طہارت ظاہری حاصل کرنے کے لیے وضو اور جسمانی طہارت کا بیان ہے جبکہ طہارت باطنی کے لیے آبِ توحید کی ضرورت پر زور دیا گیا۔ "چنانچہ صوفیائے کرام ہمیشہ ظاہری طہارت کے پابند رہتے ہیں اور اپنا باطن توحید سے مملو رکھتے ہیں۔"(۲۳) نیز اس فصل میں توبہ اور متعلّقاتِ توبہ کا بھی بیان ہے۔ **کشف حجاب پنجم** میں نماز کے مسائل کا روایات کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے اسی کے ساتھ ساتھ اللہ اور بندے کی محبت کو کتاب و سنت کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔ اس ضمن میں کشف المحجوب میں آتا ہے: "محبت بمعنی احسان ہے جو

بندہ پر منجانب اللہ وارد ہوتی ہے اور اس سے بندہ برگزیدہ کرلیا جاتا ہے جس کی بدولت وہ کمال ولایت حاصل کرلیتا ہے اور گوناگون کرامتوں سے مخصوص فرمالیتا ہے۔"(۲۴) **کشف حجاب ششم** میں قرآنی آیات کے ساتھ زکوٰۃ کی ادائیگی کے مسائل کو مفصلاً بیان کیا گیا ہے۔ **کشف حجاب ہفتم** میں فرض روزہ اس کے فضائل نیز بھوک اور اس کے احکام کو تفصیل سے درج کیا گیا ہے۔ **کشف حجاب ہشتم** میں حج اور اس کے احکام، قرآن وسنت اور روایات کی روشنی میں تحریر ہیں۔

کشف حجاب نہم اخلاقی پہلو سے انتہائی اہم ہے ۔اس باب کے فصول میں ادب کی اہمیت، حقوق العباد، صلح، آداب صحبت، آداب اقامت، آداب سفر، آداب طعام، چلنے پھرنے کے آداب، سفر وحضر میں سونے کے آداب، گفتگو اور خاموشی کے آداب، سوال وترک سوال اور آداب نکاح وتجرد بیان کیے گئے ہیں۔ **کشف حجاب دہم** میں اصطلاحات صوفیہ از جملہ حال ووقت، مقام اور تمکین، محاضرہ اور مکاشفہ اور قبض اور بسط کا فرق، نفی اور اثبات، مسامرہ اور محادثہ میں فرق، علم الیقین، عین الیقین اور حق الیقین، علم معرفت، شریعت اور حقیقت کا فرق تفصیلاً درج ہے۔ اور **کشف حجاب یازدہم سماع میں**، احکام سماع، آداب سماع، مقامات سماع، وجد، رقص اور متعلقات رقص پر بحث کی گئی ہے۔

اس کتاب کی اہمیت کا اندازہ حضرت خواجہ پیر سید نظام الدین اولیاء محبوب سبحانی رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات سے کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر کسی کا کوئی مرشد نہ ہو تو اس کے لیے کشف المحجوب کامل مرشد کا درجہ رکھتا ہے۔ درحقیقت یہ کتاب خاص رویے کے حامل افراد اور عمومی طور پر عام لوگوں کے لیے ایک روحانی رہنما کی حیثیت رکھتی ہے۔ اسی طرح شاعر مشرق علامہ اقبال اسرار خودی میں حضرت داتا صاحب قدس سرہ کی عظیم الشان دینی خدمات اور روحانی عظمت کو درج ذیل چند اشعار میں یوں خراج عقیدت پیش کرتے ہیں:

"سید ہجویر مخدوم امم — مرقد او پیر سنجر را حرم
بند ہای کوہسار آساں گسیخت — در زمین ہند تخم سجدہ ریخت
عہد فاروقؓ از جمالش تازہ شد — حق ز حرف او بلند آوازہ شد
پاسبان عزت ام الکتاب — از نگاہش خانہ باطل خراب
خاک پنجاب از دم او زندہ گشت — صبح ما از مہر او تابندہ گشت" (۲۵)

ترجمہ: ہجویر کے سیّد اور امتوں کے مخدوم کہ جن کا مزار پیرِ سنجر (حضرت معین الدین اجمیریؒ) کا حرم مبارک بنا ہے۔ آپؒ نے پہاڑوں کے کٹھن راستے آسانی سے طے کیے اور سرزمینِ ہند میں سجدے کا بیج کاشت کیا۔ آپؒ کے جمال سے دورِ فاروقی گویا تازہ ہو گیا اور آپؒ کی باتوں سے دینِ حق کا شہرہ بلند ہوا۔ آپؒ اُمّ الکتاب کی عزت و ناموس کے پاسبان ہیں اور آپؒ کی ایک نگاہ سے باطل کے گھر برباد ہو گئے۔ پنجاب کی زمین آپؒ کے دم سے زندہ ہو گئی اور ہماری صبح آپؒ کے آفتاب سے روشن ہو گئی۔

علی ہجویری کے مشہور کرامات درج ذیل ہیں:

- بہت سے ہندوؤں کا مسلمان ہونا۔
- دودھ میں برکت کا واقعہ
- دین کے ظہور کا واقعہ
- محراب سے کعبہ کو دیکھنے کا واقعہ
- لاہور کے ایک تاجر کا واقعہ
- بھٹی قوم کے قبول اسلام کا واقعہ
- ملک ایاز کی علی ہجویری سے عقیدت کا واقعہ

تعلیمات حضرت داتا گنج بخشؒ

حضرت داتا گنج بخشؒ کے وجود مطہر نے ناصرف برصغیر کو اسلام کے نور سے منور کیا بلکہ خطہ پنجاب میں جہالت، تاریکی، شرک اور توہُّم پرستی کو ختم کر کے ایمان، ہدایت، محبت، تقویٰ اور اخلاق کا درس دیا۔ آپ کی تعلیمات اور طرز زندگی سے متاثر ہو کر ہزاروں کفار اور بت پرستوں نے قبول اسلام کیا۔ جہالت میں بھٹکی ہوئی مخلوق آپ کی کرامات کی بدولت آپ کی مرید بن گئی۔

کشف المحجوب ایسی عظیم کتاب ہے جو انسانی دل کو روحانی سچائیوں کے لیے کھولتی ہے اور یہ سمجھنا آسان ہے کہ تصوف ہی اسلام کی حقیقی تعلیمات ہیں۔ ہجویری کا ایک معجزہ یہ ہے کہ لاہور میں مستقل سکونت کے بعد آپ نے ایک مسجد بنوائی۔ جب مسجد تعمیر ہو رہی تھی تو شہر کے علماء نے مخالفت کا طوفان کھڑا کیا اور احتجاج کیا کہ مسجد قبلہ رخ نہیں ہے۔ انہوں نے اس مخالفت اور احتجاج کی پروا نہیں کی۔ مسجد کی تکمیل کے بعد آپ نے علماء، صوفیاء، اولیاء اور عام لوگوں کو اس میں مدعو کیا اور سب نے اُن کے پیچھے

نماز ادا کی۔ نماز کے اختتام کے بعد آپ نے تمام حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: لوگوں نے مسجد کی سطح پر شک کیا ہے۔ میں تم سے کہتا ہوں کہ آنکھیں بند کر کے غور کرو اور پھر فیصلہ کرو کہ یہ سچ ہے یا نہیں۔ تو لوگوں کی آنکھوں سے پردے ہٹ گئے۔ سب نے دیکھا کہ کعبہ ان کی آنکھوں کے سامنے ہے اور مسجد درست قبلہ رخ ہے۔ ان کی تعلیمات سے بہت سے لوگ مستفید ہوئے۔ پردہ دریافت کرنے سے ہدایت اور صراط مستقیم کا دروازہ کھلتا ہے اور دل کو نور کی روشنی سے منور کرتا ہے، غلاظت دور ہوتی ہے اور جو اس کتاب کو پڑھتا ہے وہ شریعت و طریقت کی صحیح معرفت سے مستفید ہوتا ہے۔ یہ کتاب دل و دماغ کو صاف کرتی ہے اور درپردہ رکاوٹوں کو دور کرتی ہے۔ کیونکہ کشف المحجوب میں مختلف اولیائے کرام کی زندگیوں کے قصے ہیں اور اس کے لکھے جانے سے اس کتاب کو پڑھنے والوں کے لیے راہنمائی کا ایک دریچہ کھلتا ہے۔ یہ کتاب عالمگیر ہے کیونکہ یہ ہر دور میں تصوف کے طالب علموں کی مدد کرتی رہی ہے اور تزکیۂ نفس کا بہترین ذریعہ ہے۔

ارشادات حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ

آپ کی زبان اقدس سے نکلے ہوئے کلمات خیر و حکمت اور معرفت عوام الناس کی راہنمائی اور قلبی آسودگی کے لیے ایک قیمتی سرمایہ ہیں:

۱. "نفس ایک باغی کتا ہے، کتے کا چمڑا جب تک دباغت اور رنگ نہ کیا جائے پاک نہیں ہوتا۔
۲. نفس کی مخالفت سب عبادتوں کا اصل اور سب مجاہدوں کا کمال ہے۔
۳. عارف عالم بھی ہوتا ہے مگر ضروری نہیں کہ عالم بھی عارف ہو۔
۴. بندہ کے لیے سب چیزوں سے زیادہ مشکل خدا کی پہچان ہے۔
۵. فقر کی معرفت کے لیے سیر دنیا سے بہتر کوئی ذریعہ نہیں۔
۶. دنیا کے ساتھی (ہاتھ، پاؤں، آنکھیں) جو بظاہر دوست نظر آتے ہیں، دراصل تیرے دشمن ہیں۔
۷. دس چیزیں، دس چیزوں کو کھا جاتی ہیں؛ توبہ گناہ کو، جھوٹ رزق کو، غیبت نیک اعمال کو، غم عمر کو، صدقہ بلاؤں کو، غصہ عقل کو، پشیمانی سخاوت کو، تکبر علم کو، نیکی بدی کو اور عدل ظلم کو۔"(۲۶)
۸. "غافل امراء، کاہل فقراء اور جاہل درویشوں کی صحبت سے پرہیز بھی عبادت میں شامل ہے۔
۹. جب فقیر کو بادشاہ کا قرب حاصل ہو جاتا ہے تو اس کا سامان سفر اور توشہ آخرت برباد ہو جاتا ہے۔
۱۰. کامل صوفی وہ ہے جس کے ایک ہاتھ میں قرآن کریم اور دوسرے میں سنت رسول اللہ ﷺ ہو۔
۱۱. اولیاء اللہ رب تعالیٰ کے ملک کے والی اور منتظم ہیں۔

۱۲. جس کام میں نفسانی غرض آجائے، اس سے برکت اٹھ جاتی ہے۔

۱۳. جو چیز بندے کو رب تعالیٰ سے دور کردے وہ عزت نہیں بدترین قسم کی ذلت ہے۔"(۲۷)

ماحصل:

عصر حاضر غربت، بے روزگاری، نفرت، کینہ، بغض، ہٹ دھرمی، قتل و غارت، لوٹ مار، معاشی، سیاسی، مذہبی اور نفسیاتی و جذباتی مسائل سے بھرپور ہے۔ ایسے عوامل انسانی جذبات پر بری طرح اثر انداز ہوتے ہیں اور انسان کو نا صرف زندگی سے مایوسی اور ناامیدی کی طرف دھکیل دیتے ہیں بلکہ معاشرے میں بگاڑ کا باعث بنتے ہیں۔ انہی عوامل کی بدولت معاشرہ اخلاقی تنزلی کا شکار ہوتا ہے اور محبتیں، نفرتوں میں بدلتی ہیں۔ معاشرہ میں اخلاقی فقدان اور عدم برداشت جیسے رویے زور پکڑتے ہیں۔ جھوٹ، دھوکہ دہی، غیبت، مایوسی اور توہّم پرستی جیسی خرافات جن کی اسلام نے سختی سے ممانعت فرمائی ہے، عصر حاضر کا خاصا بن چکی ہیں۔ ایسے میں ہمیں صوفیاء کی تعلیمات کی اشد ضرورت ہے جو آج کے نوجوان کو راہ راست پر لانے کے ساتھ ساتھ انہیں عصر حاضر کے چیلنجز سے بخوبی نبرد آزما ہونے کا ہنر سکھا سکیں، اور ان کے سینوں کو ایمان کی روشنی سے منور کر سکیں۔ حضرت داتا گنج بخشؒ علی ہجویری کی تعلیمات محبت، اخلاقیات، صلح اور امن کی تعلیمات ہیں۔ آپ کی تعلیمات سے یہ درس ملتا ہے کہ غصہ و خشونت کی بجائے اچھے اخلاق اور محبت دلوں کی کدورتوں کو دور کر سکتے ہیں۔ آپ کی خدمات میں لوگوں کو آداب معاشرت سکھانا اور راستبازی کے عقیدہ کی تبلیغ کرنا، کفار کو کلمہ حق پڑھانا شامل ہیں نیز آپ کی تبلیغ سے ہزاروں ناخواندہ لوگ فقیہ بن گئے، لوگوں کی کثیر تعداد نے اسلام قبول کیا، گمراہ اپنے راستے پر چل پڑے، دیوانے پھر سے عقل حاصل کر گئے، نامکمل لوگ کمال کو پہنچے اور گنہگار نیک ہو گئے۔

آج ہمیں کشف المحجوب جیسی رہنما کتاب اور حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری کی تعلیمات کی پھر سے اشد ضرورت ہے، لہٰذا ہمیں ان صوفیاء کی تعلیمات سے اپنا تعلق مضبوط کرنا چاہیے۔ کشف المحجوب کا مطالعہ نا صرف ذہنی اور قلبی آسودگی اور تزکیۂ نفس کا ذریعہ ہے بلکہ اس کا مطالعہ نوجوانوں کی اخلاقی اقدار کو پروان چڑھانے میں بہت مفید ہے۔

☆☆☆☆☆

حوالے

(۱) حسن نراقی، چکیدہ تاریخ ایران ،(تہران: نشر اختران، ۱۳۸۸ش) ۹۲۔

(۲) مولوی سید احمد دہلوی، فرہنگ آصفیہ، مرتبہ: خورشید احمد خان (لاہور: سنگ میل پبلیکشنز، طبع چہارم ۱۹۸۶)، ۱: ۶۱۰۔

(۳) القرآن، ۲۵: ۶۳۔

(۴) سید ضیاء الدین سجادی، مقدمه ای بر مبانی عرفان و تصوف، (تہران : انتشارات وزارت فرہنگ و ارشاد اسلامی، ۱۳۸۸ش)، ۹۔

(۵) محمد معین، فرهنگ فارسی معین، ج ۳ ،(تہران: انتشارات امیر کبیر، :۱۳۷۵ش) ۲۹۸:۷۔

(۶) حسن انوری، فرهنگ انوری ،(تہران: انتشارات سخن، ۱۳۸۲ش)، ۲: ۱۲۹۴۔

(۷) عطاء اللہ تدین، جلوه های تصوف و عرفان در ایران و جهان ،(تہران: انتشارات تہران، بی تا)، ۴۹۳۔

(۸) سید احمد دہلوی، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، (لاہور: زیر اہتمام دانشگاہ پنجاب، ۱۹۸۷م)، ۲۱: ۳۳۷۔

(۹) ایضاً، ج۳/۴:(۲۰۰۶)، ۴۹۰۔

(۱۰) سید احمد دہلوی، مرجع سابق: ۱۳۰-۱۴۰۔

(۱۱) محمد حسین تسبیحی، تحلیل کشف المحجوب ،(اسلام آباد: ،انتشارت مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، ۱۳۷۴ش)مقدمہ

(۱۲) ابو الحسنات سید محمد احمد قادری، کشف المحجوب، (لاہور اسلامک بک فاؤنڈیشن، ۱۹۷۷ء)، ۱۷۔

(۱۳) ایضاً: ۷۴

(۱۴) عطاء اللہ تدین، مرجع سابق: ۸۶۔

(۱۵) سعدی شیرازی، کلیات سعدی، (تہران: انتشارات آبان، ۱۳۸۵ش)، ۶۸۸۔

(۱۶) محمد حسین تسبیحی، مرجع سابق، مقدمہ۔

(۱۷) ابو الحسنات سید محمد احمد قادری، مرجع سابق: ۲۷۔

(۱۸) محمد حسین تسبیحی، مرجع سابق: ۴۱۵۔

(۱۹) ایضاً :۶۔

(۲۰) سید نفیسی، سرچشمه تصوف در ایران ،(تہران: انتشارات مروی، ۱۳۴۳ش)، ۱۰۶۔

(۲۱) ابو الحسنات سید محمد احمد قادری، مرجع سابق: ۴۶۶-۴۶۷۔

(۲۲) ایضاً: ۳۸۱-۳۸۲۔

(۲۳) ایضاً:۴۸۲۔

(۲۴) ایضاً:۵۰۱۔

(۲۵) اقبال، محمد، کلیات اقبال فارسی،(چاپ ششم)(لاہور: انتشارات شیخ غلام علی اینڈ سنز،۱۹۹۰ء)، ۵۲-۵۱۔

(۲۶) نفیس اقبال،تصوف میر سودا اور درد کے عہد میں،(لاہور: سنگ میل پبلیکشنز،۲۰۰۷ء)، ۷۵۔

(۲۷) https://islamiat.pk علی ہجویری المعروف داتا گنج بخشؒ کی مکمل سوانح August 9, 2023

BIBLIOGRAPHY

- Al- Qur’an
- Abul Hassnat Syed Muhammad Ahmad Qadri, *Kashfūl Mahjūb*, (Lahore: Islamic Book Foundation, 1977).
- Atta Ullah Tadin, *Jalva Hye Tassavuf-o Irfān dar Irān-o Jahān*, (Tehran Publications, Tehran).
- Hassan Naraqi, *Chakīdah Tarīkh -e Irān*, (Tehran: Akhtaran Publication, 1388).
- Hassan, Anwari, *Farhang -e Anvarī*, (Tehran: Sukhan Publications, 1382).
- https://islamiat.pk
- Iqbal Muhammad, *Kuliyāt-e Iqbāl Farsī*, (chape shisham), (Lahore: Ghulam Ali and Sons publications, 1990).
- Maulavi Syed Ahmed Delvi, *Farhang-e Āasfiya*, (Lahore: Sang-e Meel Publications, 4th Edition, 1986).
- Muhammad Hussain Tasbihi, *Tehlīl-e Kashf al-Mahjūb*, (Islamabad: Markaz-e- Tehqiqat –e- Farsi Iran o Pakistan Islamabad,1374).
- Muhammad Moin, *Farhang-e Fārsi-e Moīn*, (Amir Kabir Publications, 1375).
- Nafees Iqbal, *Tasavvuf Mīr Souda aur Dard k Ahd Men*, (Lahore: Sang-e Meel Publications, 2007).
- Saadi Sheerazi, *Kuliyāt-e Sa'dī*, (Tehran: Aaban Publications, 1385).
- Syed Ahmed Dehlvi, *Urdū Daira M'araf-e- Islāmia*, Vol 17, (Lahore: University of Punjab, 1978).
- Syed Nafeesi, *Sarchashma-e Tassavvuf dar Irān*, (Marvi Publications, 1343).
- Syed Zia-u-din Sajjadi, *Muqadama-e bar Mabāni Irfān-o Tassavuf*, (Tehran: Wizarate Farhang-e Irshade Islami Publications, 1388).

❖❖❖